بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

پچھلے دنوں ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی میں ان نو ۹ مجرموں کو پھانسی دیکر کیفر کردار تک پہنچایا گیا جنہوں نے گذشتہ برس موضع علی پور فراش کے ۹ افراد کو ان کی انتہائی بے کسی اور کس مپرسی کے عالم میں نہایت انسانیت سوز طریقے سے دلخراش چیخوں کے دوران زندہ جلا دیا تھا، گھر کو مقفل کر کے اس کے اردگرد پٹرول چھڑک کر آگ لگا دی گئی اور اس کے تمام مکینوں نے جن میں چار عورتیں اور ایک بچی بھی تھی، انتہائی بےبسی کے عالم میں تڑپ تڑپ کر جان دی۔ فاضل عدالت کے فیصلہ کے مطابق ان بے کس مظلوم خواتین میں آٹھ ماہ کی حاملہ ایک خاتون بھی شامل تھی جو ایک خوفزدہ چوہے کی طرح کمرے میں ادھر ادھر دوڑتی رہی اور آخر کار جب اسے معلوم ہوا کہ اس کا کمرہ بند ہے تو مایوس ہو کر کمرہ کے ایک بلند جگہ سے کود کر گر پڑی اور تڑپ کر جان دیدی۔ بھرا گاؤں اس بربریت کے مظاہرہ کو روکنے کیلئے کچھ نہ کر سکا۔ مجرموں نے تمام انسانی قدروں کو پائمال کرتے ہوئے ہنسی خوشی اس صدی کا یہ اندوہناک کھیل دیکھا بھائی بھائی کو اور والد اپنے جگر گوشہ بیٹے کو جلتے دیکھ رہا تھا مگر سب مظلوم اور بے بس تھے۔

بجا طور پر اس صدی کا اندوہناک حادثہ اور بدترین سزا کا مستحق جرم ہے۔ عدالت انہیں پھانسی سے زیادہ کوئی سزا دینے کی مجاز نہ تھی، ورنہ اسلامی تعزیرات اور حدود کی رُو سے انہیں زیادہ عبرتناک سزا بھی دی جاسکتی تھی انہیں زندہ جلایا جاسکتا تھا، اور تعزیراً ایسے سنگدل ظالموں کو برسرِ عام سنگسار کیا جاسکتا تھا۔ موجودہ قوانین کے علمبردار اکثر یورپی ممالک تو ایسے بدترین مجرموں کے سزائے موت کے روادار بھی نہ تھے۔ مگر اسلام کا حکم تھا کہ ایسے ننگِ انسانیت افراد کو ملک کے اہم شہروں کے چوراہوں پر سولی لٹکا دیا جاتا۔ تاکہ اوروں کے لئے یہ سانحہ ایک سبق بن سکتا۔ ولیشھد عذابھما طائفۃ من المؤمنین۔ یہ واقعہ اخبارات میں آیا لوگوں نے پڑھا مگر اس میں غور و فکر کے جو بے شمار سوالیہ نشان تھے انہیں نظرانداز کرتے ہوئے فراموش کر دیا گیا حالانکہ تاریخ جرم و سزا کے ایسے واقعات عبرت و موعظمت کے لئے دہراتی رہتی ہے۔ یہ دلدوز واقعہ موجودہ مسلم معاشرہ کی ایک انتہائی بھیانک تصویر پیش کر رہا ہے۔

وہ ہمیں بتلا رہا ہے کہ انسان وحشت بربریت اور ذلت وحیوانیت کے کس مقام تک پہنچ گیا ہے۔؟ واقعی انسان کتنا قابلِ رحم ہے! چودہ سو سال قبل پوری انسانی سوسائٹی کی ایسی ہی مہیب تصویر حضور خاتم النبیین علیہ السلام کے سامنے تھی نہ صرف انسان بلکہ انسانی قدروں کا ہر ذرہ اپنے مقام سے ہٹ کر نظام عالم کو تہ وبالا کر رہا تھا۔ حضورؐ نے کس حکیمانہ شان سے نقشہ سامنے رکھا اور خرابیوں کی اصلاح شروع کی۔ اس وقت ساری خرابی اور بربادی کا علاج معاشی اور اقتصادی مسائل میں سمجھا جا رہا ہے مگر ایسے وحشت اثر واقعات ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں کہ یہ افراتفری اور سراسیمگی صرف پیٹ کے مسائل کی پیداوار نہیں اور نہ ہی ایک نسخہ کیمیا رہ گیا ہے، بلکہ اصل مسئلہ اب بھی انسان کو اسکی انسانیت کیطرف لوٹانا ہے، اُس کے نفس اور حیوانیت کو سدھارنا ہے، اسکی روح اور باطن کا تزکیہ کرانا ہے۔ معاش سے ہزار درجہ اہم چیز اخلاق اور معاشرت کیطرف توجہ دینی ہے اور موجودہ ہیجان اور پریشانی بھی معاش سے زیادہ اخلاقی اور معاشرتی و تمدنی مسائل ہی کی پیدا کردہ ہے۔ بگڑی طبیعت اور بُرے اخلاق بھرے پیٹ سے اور بھی بگڑ جاتے ہیں۔ مگر ہمارے ہاں اخلاق اور معاشرت کی طرف کتنی توجہ دی جا رہی ہے۔؟ عین اسوقت کہ مشرقی پاکستان میں ۲۰ لاکھ انسانی آبادی تاریخ کے بدترین طوفان کا لقمۂ تر بن چکی ہے۔ ملک ایک رسوائے زمانہ فاحشہ عورت، "شہناز" اور اس کے "دوستوں" کے چرچوں سے گونج رہا ہے۔ کالج کی نوجوان طالبات اس کی آمد آمد کا سن کر ایک جھلک دیکھنے کے لئے پاگل ہو رہی ہیں۔ اُس کے گھناؤنے کردار کے فیچر تیار کرنا اخبارات کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ اور ایسے دور میں کہ ملک ایک شدید نازک آئینی بحران سے گزر رہا ہے ——۔

نہ صرف ہوٹلوں میں پوری چھپے یورپ کے طرز پر حسن کی نمائش کی جا رہی ہے بلکہ تعلیمی اداروں اور کالجوں میں فیشن شو کے نام پر پورے معاشرت کی اخلاقی بربادی کو صلائے عام دی جا رہی ہے۔ (دیکھیے ۲۶-۲۷ فروری کے اخبارات میں ہوم اکنامکس کالج پشاور کی ایک تقریب کی تفصیلات اور مناظر)

حضورِ اقدس علیہ السلام نے ہمارے سامنے اصلاح کا ایک عملی نمونہ رکھ دیا تھا۔ انہوں نے انسان کی درندگی کو بندگی اور حیوانیت کو ملکوتیت سے بدل دیا۔ اخلاق سدھر گئے معاشرہ پاک وصاف ہوا، معاشی مسائل خود بخود حل ہوئے۔ مواسات کے جذبہ نے مساوات کی ضرورت ہی نہ چھوڑی۔ ظلم عدل سے اور وحشت الفت سے بدل گئی۔ حدود اور تعزیر کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے بھی زیادہ

تعلیم، تربیت اور تزکیہ سے کام لیا گیا۔ انصاف اور حق رسانی کا راستہ نہایت سہل بنا دیا گیا۔ احتساب کی گرفت کڑی رکھی گئی، نتیجۃً معاشرہ تاریخ کا ایک مثالی معاشرہ بن گیا، مگر اب ۔۔؟ ساری نگاہ تنہا معاش پر ہے۔ معاد کا تصور تک نہیں ساری توجہ بازاری سیاست پر ہے۔ اخلاق اور معاشرت کس بلا کا نام ہے؟ تعلیم نام کسب معاش کا رہ گیا ہے اور اخبارات، فلم، لٹریچر، ٹیلی ویژن، ریڈیو اور ثقافت "اخلاقی قدروں" کے لحاظ سے "تعلیم" کی رہی سہی کمی پوری کر جاتی ہے۔

قصبہ علی پور کا یہ المناک سانحہ ہمیں سبق دے رہا ہے کہ تمہارے اسلاف اور تمہارے آقا اور مقتدائے اعظم علیہ السلام نے پوری دنیا کے ایسے ہی ایک معاشرہ کو کس انداز سے تحت الثریٰ سے اٹھا کر اوج ثریا تک پہنچا دیا تھا۔ اس آقا کے نام لیواؤ اور خیر امت ہونے کے دعویدارو تم پوری دنیا کو نہیں تو صرف اپنے چھوٹے سے ملک کی گرتی ہوئی انسانیت کو تھامنے کی کوشش تو کرو جو اسفل السافلین کی طرف لڑھکتی جا رہی ہے۔ علی پور کے مظلوم شہداء کی پاکیزہ ارواح تم سے بھیک مانگتے ہیں اور اس بربریت کے مرتکب ظالم قاتلوں کے روح بھی تمہیں جھنجھوڑ رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔

★

تادم تحریر ملک کا آئینی بحران نازک سے نازک تر ہوتا جا رہا ہے، جس کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ ۶ نکات کے شور اشوری کے وجہ سے اسلامی آئین کا مسئلہ کچھ پس منظر میں چلا گیا ہے۔ جبکہ اجلاس سے قبل اس بارہ میں نہایت گرم جوشی کی ضرورت تھی۔ بظاہر اب تو اسلامی آئین کی بجائے نفس آئین بنانا ہی ایک مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر کیا عجب کہ دو اکثریتی پارٹیوں کے اس کھچاؤ اور اختلاف میں قدرت کو اسلامی آئین کے حق میں "خیر" کی کوئی صورت منظور ہو۔ اس اختلاف نے دونوں لیڈروں کی نگاہ میں اسلامی درد رکھنے والے ارکان کی مٹھی بھر اقلیت کی بھی اہمیت پیدا کر دی ہے۔ اور فریقین اپنے مفاد اور وقار کی خاطر سہی مگر ان ارکان کے اسلامی مطالبات کو مطلقاً نظر انداز نہیں کر سکیں گے۔ ہمارا مقصود و مطلوب تو اول و آخر اسلام اور اسلامی آئین ہے اگر ملک کی اکثریتی پارٹیوں کا باہمی اتحاد اور مفاہمت اس کا ذریعہ بنتا ہے تو ہم اللہ سے ہر وقت ایسے اتحاد کی دعا مانگتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اتحاد ہمیں اسلامی آئین سے دور اور کسی لادینی یا بیرونی ازم سے قریب کر کے کسی غیر اسلامی آئین کا ذریعہ بنتا ہے تو ہم ایسے اتحاد سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس صورت میں موجودہ تعطل اور بحران کو اسلام کے حق میں ایک غیبی مدد سمجھیں گے مگر جس ذات کے قبضہ میں سارے انسانوں کے قلوب ہیں اس سے بہرحال سب کی التجا ہونی چاہئے کہ ہم سب کو کلمۂ اسلام، ملک کی حقیقی بھلائی اور اتحاد و سالمیت پر متحد و متفق فرما دے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل